یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

(Registered L. No 352.)

اخبار اہلحدیث

امرتسر

مت دیکھ کسی کا قول و کردار … گفتار

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... ... عہ

والیان ریاست سے ... ... سے

رؤسا و جاگیرداران سے ... ... للعہ

عام خریداران سے ... ... ۱عہ/ ار

" " ششماہی ... عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع

اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کو تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے +

(۲) بیرنگ خطوط … واپس ہونگے +

[illegible]

… بند واپس کرنیکا … +

امرتسر - یوم جمعہ مورخہ ۱۴ ذی قعد ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء

مسافر آگرہ کی کرکری

اگرچہ آریوں کے اپدیشک اور مناظریوں تو سبھی ماشاء اللہ کوتاہ زبان اور شیریں لسان ہیں لیکن مہاشہ مسافر آگرہ جی تو اپنے مسٹی پنڈت لیکھرام کے روپ میں سب سے اول نمبر پر ہیں اہلحدیث میں مہاشہ جی کی روزمرہ کی لن ترانیاں سُن سُنکر ہم نے مباحثہ کا چیلنج دیا تھا گو اُس سے بعد اتفاقیہ وہ قصبہ پائل ریاست پٹیالہ میں قابو آ گئے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ابھی انکے نشہ کے دن باقی ہیں آپنے اُس چیلنج کو نہایت شیریں کلامی میں منظور کیا ہے چونکہ آپکا کلام ماشاء اللہ نہایت شیریں ہے اسلئے ہم اُسکو حرف بحرف نقل کرتے ہیں ناظرین بغور سُنیں - آپ فرماتے ہیں :-

یہ چیلنج مناظرہ منظور ہم نے ۲۳ نومبر کے پرچہ میں متعصبین مسلمین ملازمین خفیہ پولیس کی ناجائز چھان بین کا نوٹس لیتے ہوئے اپنی گورنمنٹ دوربین سے کچھ عرض کی تھی - مگر بقول کہ بیچ عادت دھوئی دہائے جائی علت دھوئی نہ جائی - ہمارے معزز فاضل اڈیٹر اہلحدیث امرتسر نے اپنی علت جبلی سے مجبور کیا مقصود ہو سکتے تھے مضامین دینی مسائل میں تو آپنے

کبھی نہ حصہ لیا اور نہ آئندہ امید ہے ہمیشہ مضامین واقعات پر ہی اپنی فضیلت کا خاتمہ کرتے رہے باوجود سخت سعی و کوشش کے ٹیڑھی میڑھی ہی پاؤں دھرتے رہے مگر جائے شکر ہے کہ آخر ہمارے ایک تُرلائی سے کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے - معزز بھائی کو پس از بسیار پریشانی و سرگردانی راہ منزل کا مراد نظر آئی گو عرصہ تک ہم سے کتراتے رہے اپنے محور پر ہی چکر لگاتے رہے سے خوئے بد را بہانہ بسیار - کے مصداق بلکہ صدہا بہانے بناتے رہے - الا آخر کار ہمارا سحر حق - آپ کی گردن پر سوار ہی ہو گیا اور میاں جی کو ہمارے جذبہ صدق دل نے اپنی طرف کھینچ لیا سے

وصل کی دولت ملی جذبہ دل ملیا ہے + کیمیا ہم نے بنائی ہے مگر سیماب سے

اب تو معزز بھائی بغرض تحقیق صدق ملاقات آگرہ تک آنے کی تکلیف برضا و رغبت قبول فرماتے ہیں اور ہماری سامعی ہے جو دیتک پیرا اپنے معزز پرچہ اہلحدیث مطبوعہ

ﻠﮧ جواب کی توقع ہو تو مسائل ہی پیش ہوں کبھی ایک دفعہ پوچھا کہ آپ کو جو مقدمہ میں تکلیف ہوئی جرمانہ ہوا یہ تکلیف آپ ابھی جن کے کسی جرم کی سزا ہے یا کسی پچھلے جرم کی سزا ہے - افسوس ہے آپنے اسکا کوئی جواب نہ دیا تو پھر کسی شیعی پر کیا توقع ہو کہ مسائل دینی پر سوال نہیں کرتے (اہلحدیث)

اطلاع :- … سب سے دریافت ہو - … گم کرنے پر دوبارہ مفت تیسری ہفتہ قیمت اور بعد ازاں ہر فی پرچہ - اخبار گم شدہ کا نمبر اور خریدار کا نمبر ساتھ لکھنا ضروری ہے - منیجر

۲۵ اکتوبر میں مباحثہ دیوبند و نگینہ کے مُردے اکھاڑتے ہوئے اپنی حیلہ سازی چھپانی نحیف بیانوں پر خاک جہالت جھاڑتے ہوئے اس طرح توجہ مبذول فرماتے ہیں کہ دا ایما ایسے ہی امرتسر آسے یا آگرہ میں جلسہ کر کے بلائے پھر دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے)

نظر براں ہم اپنے محصولہ بھائی کو صعوبت مسافت آگرہ سے سبکدوش کر کے بشرطیکہ آپ مناظرہ کے لئے تیار ہو جائیں حسب عادت خود رفانہ شاعری میں پبلک کا وقت عزیز نہ کھو دیں بایں شرط کہ اول آپ تین روز تک ویدک مسائل پر معترض ہو کر خوب اپنی نضیلت علمیت کے جوہر دکھلائیں بعدش بلا چون و چرا تین روز تک ہماری اعتراضات سے زورق بوسیدہ اسلام کو بچائیں تاکہ مناظرہ ہر دو فریق کے لئے مفید ثابت ہو ہم تاریخ معینہ پر امرتسر حاضر ہونے کو تو بالکل بیتاب ہیں اور سخت بیقراری کے ساتھ منتظر جواب ہیں۔ باقی دیگر انتظام پبلک مکان وقت کی بابت بذریعہ خط و کتابت تصفیہ ہو سکتا ہے۔

چنانچہ امورات متذکرہ کی بابت ہم آج ہی سکرٹری صاحب آریہ سماج امرتسر کو تحریر کرتے ہیں کہ مناسب و معقول پیرایہ انتظام کر لیویں۔

علاوہ ہذا علماء اسلام صوبہ پنجاب بشرطیکہ کہ صوبہ پنجاب میں ہی مہیت کے جہد کھوتے ہیں جو کہ علم و اہمیت سے کشتی ایمان بچاتے ہیں بہتر ہے کہ جملہ علماء اسلام صوبہ پنجاب ایڈیٹر صاحب موصوف کی حمایت کے لئے شریک مباحثہ ہو کر حصہ لیویں اور اس معرکہ عظیم کی شمولیت سے اپنی اپنی ایمانداری کا ثبوت دیویں۔ بنا بریں ہم جمیع علمائے اسلام پنجاب کو چیلنج دیتے ہیں کہ للہ میاں ثناء اللہ کی اس رزم بزم دینی میں اعانت فرماویں۔ وقت ضرورت بیکس کا ہاتھ بٹائیں۔ بدقت تمام ایک عرصہ دراز کی سعی سے مسافر نے ہماری راہ راست پر لگائے ہیں بیادا کہیں پھر شترا اپنے بے مہار نہ بھاگیں بلکہ اس بے مہار شتر کو بڑی چستی سے میدان مناظرہ میں لاویں اور پبلک دیکھے کہ یہ اعرابی اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔" (مسافر آگرہ ۱۵ نومبر ۰۸ء)

جواب ہم تو اس اعلان کو دیکھکر بہت خوش ہوئے تھے کہ مسافر مباحثہ کے بہت جلد ہمیں درشن دینگے مگر افسوس

جو آرزو ہے اُسکا نتیجہ ہے انفعال + اب آرزو یہ ہے کہ کبھو آرزو نہو۔

مہاشہ جی نے آریہ سماج امرتسر کی وساطت سے گفتگو کرنے کی ٹھہرائی مگر معلوم ہوتا ہے

لہ ایسی شیخی کیوں بگھارتے ہو جبکہ میں اکیلا ہی تمہارا بلکہ ساری آریہ سماج کا پڑا نا چاہنے والا ہوں تو ادھر ادھر کو کیوں بلاتے ہو؟

نئے لوگوں کی کیجے آزمائش۔ + ضرورت کیا ہمارے امتحاں کی؟

(اہلحدیث)

[illegible]

کہ امرتسر کی سماج کو مہاشہ جی پر بھروسہ یا اعتبار نہیں یا وہ جانتے ہیں کہ

جو گرجتے ہیں وہ برستے ہیں کم۔ اسی لئے مسافر پنڈت کی چٹھی کی اُس نے کوئی پرواہ بھی نہ ہمکو اس بارہ میں کوئی خط لکھا نہ کوئی آدمی بھیجا۔ گویا امرتسر کی سماج نے پنڈت جی کے ساتھ وہی برتاؤ کیا جو صدیوں سے ایک بزرگ کہہ گئے ہیں

جواب آنجناں باشد خموشی۔

ہمیں اپنے دوست کی اس ذلت کا بہت افسوس ہے اسلئے ہم انکی اس امر میں ہمدردی کرتے ہیں کہ اگر آریہ سماج امرتسر آپ کو جگہ نہ دے تو آپ بسم اللہ کر کے دفتر اہلحدیث میں تشریف لاویں جتنے روز آپکا جی چاہے رہیں۔ ان جوین بھی تناول فرماویں اور گفتگو بھی کریں ورنہ سمجھا جائیگا

بہانہ کرتا ہے ساقیا۔ کیا نہیں ہے شیشہ میں مُے کا قطرہ؟
خدا نے چاہا تو دیکھ لیں گے ترا سبو بھی نہیں رہیگا

میرے ناکردہ گناہ

قد اصبحت امّ السلیم تدّعی
علیّ ذنبا کلّہ لم اصنع

میرے مہربان مدت سے یہ کہتے ہیں اور بڑے شد و مد سے مجھے بدنام کرتے ہیں کہ میں نے امرتسر کے اتفاق میں نفاق ڈالا اہلحدیث اور حنفیوں میں میرا ہی نے فساد ڈالا۔ پھر اہلحدیث میں بھی پھوٹ میں ہی نے ڈالی۔ اہل فقہ تو گویا اس بات کا ٹھیکہ دار ہی ہیں چنانچہ بقول دوہی کو چیلنج کا بہانہ۔ ۲۹ شوال کے پرچہ میں اُس نے ایک مراسلہ کسی ابو الحسن امرتسری کا اس مضمون کا شائع کیا ہے۔ اسلئے میں چاہتا ہوں کہ آج تمام سچے سچے واقعات پبلک کی روشنی میں لاؤں۔ ناظرین محض لسانی دعووں کو تو قابل پذیرائی نہیں جانتے بلکہ تحقیق یہ جانتے ہیں کہ اصلی اور سچے سچے واقعات کو پبلک کے سامنے روشنی میں لایا جائے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ آریوں اور ہندوؤں کی زبانوں پر عام طور سے جاری ہے کہ اورنگ زیب نے جبراً ہندوؤں کو مسلمان بنایا۔ اور نگ زیب نے یہ کیا وہ کیا۔ مگر ایک محقق کی نگاہ جو تاریخی علم کو واقعات صحیحہ کا مجموعہ جانتا ہے نہ کسی شخص یا قوم کے قیاسات کا وہ صرف اتنا کہنے سے متاثر اور بدگمان نہیں ہو سکتا بلکہ وہ کہیگا کہ بجائے دعوے کرنے کے واقعات پیش کرو بس میں آج صحیح صحیح واقعات پیش کرتا ہوں۔ ناظرین بغور سنیں

وہ قصے اور ہونگے جنکو سنکر نیند آتی ہے + تڑپ جاؤ گے کانپ اُٹھو گے سنکر داستاں میری

اعلان [illegible] منیجر اہلحدیث امرتسر

شعبان ۱۳۱۱ھ ہجری کو کانپور میں میری دستاربندی ہوئی تو میں اپنے وطن امرتسر میں مدرسہ تائید الاسلام (اہلحدیث) میں اوّل مدرس کر کے بلایا گیا میں نے آتے ہی حالت کا اندازہ کیا تو مدرسہ کے جلسہ میں اہلحدیث کا صرف ایک فریق جو حضرت مولانا غلام علی صاحب مرحوم کے معتقد تھے شریک ہوتے تھے میں نے کوشش کی کہ سب علماء کو شریک کیا جائے چنانچہ یہ کوشش کامیاب ہوئی کہ علماء اہلحدیث جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی مولوی عبدالرحیم صاحب غزنوی وغیرہ اور مولوی غلام رسول (رسل بابا) صاحب مرحوم حنفی امرتسری۔ مولوی احمد بخش صاحب مرحوم حنفی امرتسری اور مولوی غلام مصطفےٰ صاحب حنفی امرتسری اور مولوی عبدالسبحان صاحب حنفی بلہوری اور مولوی صوفی صاحبزادہ ظہور الحسن صاحب حنفی بٹالوی وغیرہ بھی جلسہ سالانہ میں شریک ہوتے رہے۔ اس کے بعد میں نے علمائے شہر کی خدمت میں ایک تحریک کی کہ مثل ندوۃ العلماء کے امرتسر کے علماء کی ایک انجمن قائم ہو چنانچہ بہت سی کوشش سے ایک مختصر سی انجمن قائم ہوئی جس کے کئی ایک اجلاس ہوئے۔ ایک میاں محمد جان مرحوم کی مسجد میں ایک دفتر اختر ہند پریس میں ایک مکان خواجہ حبیب اللہ صاحب سوداگر شال امرتسر کٹرہ اہلووالیاں میں۔

جن سب میں امرتسر کے فرشتہ سیرت مولوی غلام رسول (رسل بابا) صاحب حنفی مرحوم برابر شریک ہوتے۔ مگر چونکہ دیگر حضرات نے توجہ نہ کی اس لئے وہ مجلس بھی قائم نہ رہ سکی۔ لیکن مولوی صاحب مرحوم چونکہ میری کوشش کی داد دیتے تھے اس لئے میں نے جب کبھی انکو کسی مشترک کام کی تحریک کی تو انہوں نے اُسے منظور فرمایا۔ ایک دفعہ امرتسر میں کشمیری نقالوں نے وہ اودھم مچائی کہ الامان تمام کشمیری محلوں میں اُن کے تماشے ہونے لگے جنمیں وہ ہر طرح کی فحش فحش اور توہین شریعت کی نقلیں بھی کرتے تھے میں نے مرحوم کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم دونوں چونکہ کشمیری ہیں اس لئے ہمارا مقدم فرض ہے کہ اس خرابی کو روکیں اگرچہ اُن کے بعض حاشیہ نشینوں نے محض میرے شریک ہونے کی وجہ سے انکو روکا لیکن آخر مرحوم کی اصلی طبعی کیفیت غالب آئی چنانچہ میں اور مرحوم دونوں نے ملکر تمام کشمیری محلوں میں کئی ایک راتوں کو وعظ کہے اور اس آئی بلا کو مسلمانوں خصوصاً کشمیریوں سے ٹلایا۔ مولوی صاحب مرحوم نے فتوے دیا کہ نقالوں کی بعض نقلوں میں توہین شریعت بھی ہوتی تھی اس لئے جس جس نے وہ نقلیں دیکھی ہیں اُن کے نکاح فسخ ہوگئے چنانچہ بعض لوگوں کے نکاح پھر دوبارہ پڑہوائے گئے جنمیں یہ خاکسار بھی شریک تھا۔ آجتک اس واقع کے گواہ بھی زندہ ہیں کٹرہ کرم سنگھ میں حضور وہیں صاحب سے دریافت ہو۔

پھر میں نے مسلمانوں میں سب سے بڑی رسم تعزیہ کی طرف توجہ کی تو سب علماء شہر سے ایک مشترک فتوے لیکر بذریعہ اشتہار شایع کیا اور جناب مولانا ابوعبید احمد اللہ صاحب اہلحدیث وغیرہ کو ساتھ مسجد میاں محمد جان مرحوم میں جناب مولوی رُسل بابا صاحب مرحوم کے پاس پہونچا وہاں ملکر تعزیوں کے متعلق علماء کا مشورہ قرار پایا کہ تعزیہ داروں کے گھروں پر جاکر اُن کو سمجھایا جائے اُس موقع کے الفاظ مجھے یاد ہیں کہ جناب مولوی احمد اللہ صاحب نے فرمایا تہا کہ قُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا اتنے میں شہر کے رؤسا کو خبر ہوئی اُنہوں نے پیغام دیا کہ آپ ذرہ صبر کریں ہم بھی اس میں شریک ہونگے چنانچہ خان بہادر شیخ غلام حسن صاحب مرحوم نے ایک عام جلسہ کیا اور تعزیہ کی خرابی کو محسوس کر کے اس کی بندش کے اسباب پر غور ہوا لیکن ناظرین سنکر حیران ہونگے کہ شہر کے علماء اور رؤسا آخر کار سب تھک کر رہگئے۔ مگر یہ خاکسار حسب مقدور اس کوشش میں برابر رہا اور آجتک ہے چنانچہ بفضل تعالیٰ امرتسر کے لوگ شہادت دیسکتے ہیں کہ اُس زمانے کی نسبت آج تعزیوں کا ہنگامہ زیادہ سے زیادہ ہے تو ربع ہے۔

اس سے بعد ندوۃ العلماء کے جلسہ کی آمد آمد ہوئی تو جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری اور مولوی سید عبدالحی صاحب معتمد ندوہ جلسہ سے پہلے امرتسر میں تشریف لائے تو میں ہی نے ان حضرات کی دعوت کی اور شہر کے تمام علماء اہلحدیث اور حنفیوں کو بھی ساتھ ہی مدعو کیا۔ مگر افسوس ہے بجز انہی فرشتہ صورت مرحوم کے اور کوئی بھی شریک نہوا۔ جناب مولوی احمد اللہ صاحب بوجہ علالت نہ آسکے۔ مگر میری کوشش در اتفاق کی اُمنگ کو کوئی چیز گرا سکتی تھی۔ یہانتک کہ ندوۃ العلماء کا جلسہ امرتسر میں ہونے کے دن بہت قریب آگئے تو میں نے بذریعہ تحریرات اور تقریرات ندوہ کی حمایت کی جمعہ کے دن خطبے میں سامعین کو شریک ہونے کی ترغیب دیتا تہا۔ کیوں؟ اس خیال سے کہ ندوہ ملکر کام کرنیکا مدعی ہے۔ اب یہاں پر پہونچکر مجھے خون کے آنسو بہانے ہونگے کہ باوجود میری اس سچی ہمدردیوں کے میرے برادران یوسف نے مجھ سے کیا سلوک کیا۔ یہ کہ پہلے تو ایک اشتہار شایع کیا جسکا عنوان تہا۔ جعلی اہلحدیثوں کی چالبازیاں۔ یہ تو ہوا سب اہلحدیثوں پر حملہ۔ پھر میری ذات خاص پر یوں حملہ کیا کہ سادہ لوح ارکان ندوہ کو الگ گانٹھ کر خاص میرے برخلاف ایک سا اشتہار نکلوایا۔ پھر وہ اشتہار ایسے وقت میں تقسیم کرایا جس وقت میں ندوہ کے جلسہ میں تقریر کرنے کو کھڑا ہوا تہا۔ چنانچہ اُس اشتہار نے یہانتک کمال ہی ڈالی کہ ندوہ کے اُن سادہ لوح ممبروں کو جنکے ایماء سے اشتہار مذکور شایع ہوا تہا حیران کردیا۔ پنجاب کے معزز پیسہ اخبار نے بھی مجھے مظلوم قرار دیکر لکھا کہ مولوی ثناء اللہ

آٹا پیسنے کی آہنی مشین اور کماد پیلنے کے آہنی بیلنے مستریاں مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے مل سکتے ہیں

ahmadimuslim.de

صاحب کی ثقاہت سے امید ہے کہ وہ اس بیخ کو رفع دفع کر دینگے - اُسی اشتہار کے اعتبار پر مرزائیوں نے لکھا کہ ندوہ نے مولوی ثناء اللہ کی تکذیب کر دی - ہماری الرفقۃ پارٹی کے ایک رکن غیر شاہ نے ایک رسالہ میں لکھا کہ ندوہ کے جلسہ میں مولوی ثناء اللہ کی وہ ذلت ہوئی کہ خدا دشمن کی نکرے - اس واقعہ کے زندہ گواہ جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی ہیں جو اسوقت میرے خون کے آنسو اگر دیکھ کر پونچھ رہے تھے آہ! ؎

وقوفا بها صحبی علی مطیهم
یقولون لا تهلك اسا وتجمل

یہ ہے برادران یوسف کے مظالم کی ابتدا لیکن ناظرین یہ سنکر کیسے متعجب ہونگے کہ میں بھی کیسا اپنی دھن کا پختہ ہوں کہ باوجودیکہ میرے برادران یوسف نے ندوہ کے کندھوں پر بندوق رکھکر مجھے ماری مگر میں پھر بھی یہی سمجھتا رہا کہ ؎

گرچہ تیر از کمان ہمی گذرد   از کماندار داند اہل خرد

چنانچہ اس خیال کا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ اسی ندوہ کے معزز ممبر مولانا شبلی اور مولانا شاہ سلیمان اور مولوی شاہ نظام الدین صاحب جو سال گذشتہ میں دورہ کرتے ہوئے امرتسر تشریف لائے ایک جلسہ ان کی تقریروں کا تو اسلامیہ سکول میں ہوا دوسرے روز دفتر اہلحدیث کے قریب میں نے جلسہ کرایا جس میں علماء اور معززین صاحب شریک تھے - کیا اس سے بھی زیادہ صلح کل پالسی کا کوئی ثبوت دے سکتا ہے - اس گو گذرو وقت میں جسکا نام ہمارے کرم جناب شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی اپنے ایک پرائیویٹ خط میں جہاں بہار رکھا ہے کا زمانہ فرماتے ہیں یعنی اخبار اہل فقہ کے جاری ہونے کے بعد بھی میں نے اپنی طرح کام کرنے کی پالسی کا ثبوت کئی ایک دفعہ دیا کہ دسمبر سال گذشتہ میں آریوں کا مسلمانوں سے مباحثہ ٹھیرا تو مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں ہماری آپس کی پھوٹ سے اسلام کو نقصان نہ پہونچ جائے اس لئے میں نے اڈیٹر صاحب اہل فقہ اور مولوی احمد الدین صاحب مدرس اسلامیہ سکول امرتسر کو بلا کر یہ کہا کہ اگر بعدمیں قوموں کی طرح آپس میں کٹ کر مرنا ہے تو ہمارے اختلافات سے سلطان صلاح الدین کو فائدہ پہونچا تھا تو تمہارا اختیار ہے ورنہ یہ وقت علیحدہ علیحدہ کاروائیوں کا نہیں ان دونوں نے متفقہ جواب دیا کہ جس طرح تم کہو ہم حاضر ہیں چنانچہ میں نے ایک مضمون اڈیٹر اہل فقہ کے قلم سے لکھوایا کہ ہم سب جنکے دستخط اس کاغذ پر ہیں اقرار کرتے ہیں کہ کفار کے مقابلہ پر سب ایکدل رہینگے اُن مقابلہ میں کبھی اپنی مذہبی اور ذاتی رنجشوں کو دخل نہ دینگے اس کاغذ پر سب کے دستخط ہوئے - اس سے بعد بھی مغول کی ضرورت ہوئی تو اڈیٹر اہل فقہ نے کہا کہ میرے دوست دفتر اہلحدیث میں آنے سے ڈرتے ہیں تو میں نے کہا میں بے وجہ جاتا ہوں ہنوز وہ کہنے نہ پائے تھے کہ میں نے کہا میں خود ہی حاضر ہونگا چنانچہ میں گیا تھا اپنے احباب کے دفتر اہل فقہ میں

پہونچا - جہاں قرار پایا کہ آج کا مباحثہ صرف مولوی ثناء اللہ کریں اور بعد مباحثہ ایک عام جلسہ کیا جائے - یہاں پر پھر ناظرین حیران ہونگے کہ مباحثہ کے بعد جب جلسہ کا اشتہار دیا گیا جس پر میرے دوست حکیم محمد الدین اور اڈیٹر اہل فقہ کے دستخط تھے وہ اشتہار چھاپ کر اڈیٹر صاحب کے پاس پہونچایا گیا کہ آپ حنفی مساجد میں تقسیم کرا دیں - سخت تعجب ہوگا - جو ناظرین یہ سنینگے کہ وہ اشتہار بھی تقسیم نہ ہوئے اور اڈیٹر صاحب باوجود متعدد آدمی بھیجنے کے بھی شریک جلسہ نہ ہوئے -

اب میں واقعات کا سلسلہ پھر اُدھر لیجاتا ہوں - بارہا یہ بات مخالف قلم سے شائع ہو چکی ہے کہ امرتسر کے علماء اہلحدیث اور حنفی سب کے سب متفق تھے مگر افسوس کہ واقعات پر پانی پھیر کر یہ سب کچھ کہا جاتا ہے ایک زمانہ وہ بھی آچکا ہے جب اخبار اہلحدیث بھی جاری نہ ہوا تھا کہ امرتسر کے برادران یوسف نے محفل میلاد کو یہانتک ترقی دی تھی کہ جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی کی مسجد کے سامنے کے مکان میں ایک مجلس بڑے زور و شور سے منعقد کی تو باقی شہر میں کیا کچھ نہ ہوا ہوگا - ناظرین خود ہی اندازہ لگالیں انہی ایام میں امرتسر کے ایک معمر بزرگ میر صلاح الدین صاحب حنفی امام مسجد کٹرہ کرم سنگھ میرے پاس آئے کہ یہ فساد دن بدن ترقی کر رہا ہے تم سے اگر ہو سکے تو کوئی اتفاق کی صورت کر دیں میں نے اُن سے پوچھا کہ آپنے کیا سوچا ہے انہوں نے اپنا خیال ظاہر کیا کہ میرے خیال میں اگر کوئی صاحب وجاہت انکو سمجھائے تو حنفی لوگ مجلس میلاد میں قیام چھوڑ دیں صرف مناقب وغیرہ بیان کریں ادھر والے اسپر خاموشی کریں - میں نے کہا اچھا میں مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی کے پاس جاتا ہوں کیونکہ انکو ان دنوں زیادہ صدمہ تھا کہ ان کے محلہ میں انکی مسجد کے سامنے بھی مولود کی بڑی بھاری مجلس ہوئی تھی چنانچہ میں نے مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں پہونچکر عرض کیا کہ اگر فریق ثانی قیام کرنا چھوڑ دیں تو صلح ہو سکتی ہے یا نہیں مولوی صاحب ممدوح نے صاف لفظوں میں فرمایا فاسالمناهم منذ حاربناهم یہ ایک حدیث ہے جسکا مطلب ہو کہ ؎

دشمنان کہن دوستان نو کردن   بدست وبود عقل را گذر کردن

یہ ہیں مولوی صاحب موصوف کے الفاظ جنکی طرف سے آج کہا جاتا ہے کہ ہم سب متفق تھے مگر ثناء اللہ نے ہم میں نفاق ڈلوایا جن دنوں میں نے رسالہ اہلحدیث کا مذہب شائع کیا جس میں کسی فریق کے حق میں دل آزار ایک لفظ بھی نہیں محض اپنے خیالات کا با دلائل اظہار ہے اس رسالہ کے شائع ہونے پر ہمارے برادران یوسف نے جس طرح مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی کے محلہ پر حملہ کیا تھا میرے محلہ پر بھی حملہ ہوا یعنی خاصی ایک جماعت ملکر کئی ایک دفعہ میرے مکان کے سامنے بازار میں وعظ کے جلسے کئے - ملا سے وعظ کرتے

ahmadimuslim.de

یقین جانتا کہ میری طفیل سے بندگان خدا کو ہدایت پہونچ رہی ہے۔ مگر افسوس وہ وقت بھی اخبار اہل فقہ کی طرح خاص میرے نام کا ڈیڈیکیشن (رنفند) تھا۔ تاہم ایک مجھ پر حملے ہوتے رہے پس جب یہاں تک نوبت پہونچی تو باجازت شریعت وقانون بسم اللہ کہکر میں نے بھی ہاتھ اٹھایا جسکی نوبت یہاں تک پہونچی کہ مباحثہ علم غیب پر مقرر ہوا اور جناب مولانا ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی منصف ہوکر تشریف لائے اور امرتسر سے جناب مولانا ابو عبیدہ احمد اللہ صاحب اہلحدیث منصف ہوئے اور فیصلہ بحق اہلحدیث ہوا۔ فالحمد للہ جس کے ثبوت میں دونوں منصفوں کی تحریر کے علاوہ بڑا بھاری ثبوت یہ ہے کہ فریق ثانی نے جناب مولوی عبدالحق صاحب سے بمنت وخوشامد ایک تحریر الگ حاصل کی جسپر دوسرے منصف کے دستخط نہ تھے اس میں [illegible] [illegible] فیصلہ نہیں پھر شور بھی وہ کہ فریق مخالف نے الگ ہوکر منت وخوشامد سے پہنچنے کو لکھایا ہو۔ تاہم برادران یوسف نے غنیمت جانکر اسکو شائع کیا جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ دونوں منصفوں کا [illegible] فیصلہ [illegible] ہوا۔

[illegible]

بعد کے حالات۔ اخبار اہلحدیث کی چار سالہ زندگی میں جو سب سے بڑا گناہ اگر کوئی رکھا جا سکتا ہے تو وہ ناپوری سوالات ہیں جو ۶ اپریل ۱۹۱۷ء کے پرچہ میں شائع ہوئے تھے چنانچہ انجمن حنفیہ کے جلسہ میں میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ نے اپنی رپورٹ میں اسی واقع کی طرف اشارہ کیا تھا لیکن کوئی محقق اگر ٹھنڈے دل سے اسپر غور کرے تو یہ واقع بھی کسی کبیرہ گناہ کی حد تک نہیں پہونچتا۔ بلکہ وہ اتنا بھی نہیں کہ اہل فقہ اپنی فقہ کی حمایت میں مولانا اسماعیل شہید اور اُن کی متبرک کتاب مجموعہ قرآن وحدیث تقویۃ الایمان کی توہین کرکے اعلانیہ دشنام کرتا ہے۔ امام بخاری اور صحیح بخاری کی توہین تو اسکے علاوہ ہے اس گناہ کو گناہ کی حد تک پہونچانے والے بھی ہمارے برادران یوسف ہیں۔ ورنہ اصل قصہ صرف اتنا ہے کہ دانا پور سے ایک شخص نے چند ایک سوالات کتب فقہ کے بعض مسائل پر لکھکر بھیجے جو مدت تک تو معرض التوا میں رہے آخر یہ سوچکر کہ سائل سوال کرتا ہے کوئی ایسی بڑی بات نہیں مذہبی اخبار میں ہر قسم کے موافق ومخالف سوالات کا شائع ہونا کسی طرح معیوب نہیں اُن سوالات کو شائع کیا گیا اور اسکے آخر میں یہ بھی لکھدیا کہ اگر کوئی صاحبان کے جوابات دفتر ہذا میں بھیجینگے تو درج کئے جائینگے چنانچہ بہاولپور سے جوابات آئے وہ بھی درج کیا گیا۔ بس اصل بات تو صرف اتنی ہے۔ مگر برادران یوسف ہمکو موقع کی تاک میں تھے انہوں نے خواہ مخواہ کا شہر میں شور مچانا شروع کیا۔ بڑی بڑی دھمکیاں دیں۔ روساء شہر کے پاس محضر نامے بھیجے۔ نالش کی دھمکیاں ہوئیں روساء شہر نے کئی روز تک خفیہ مشورے کئے آخر قانون پیشہ صاحب نے کہا کہ مقدمہ چلانے سے پہلے اُن کتابوں کو دیکھ لیجئے حوالے ان سوالات میں دئے گئے ہیں چنانچہ وہ کتابیں دیکھی گئیں اور حوالے صحیح پائے گئے ایک خط مولانا شبلی کو لکھا گیا انہوں نے بھی تصدیق کی کہ یہ مسائل کتب فقہ میں ہیں مگر ان کے جوابات بھی شائع ہوچکے ہیں اب غور کرنے کا مقام ہے کہ جس صورت میں جواب بھی شائع ہوچکے تھے تو فریق ثانی کو کیا تکلیف تھی وہی جوابات نقل کرکے اہلحدیث میں بھیجدیتے اور وہ چھپ جاتے۔ مگر ایسا کرنے سے تو ان حضرات برادران یوسف کا کام نہیں چل سکتا تھا۔ وہ کیوں ایسا کرتے پس انہوں نے شہر کے گلی کوچوں میں اپنے مواعظ حسنہ سے میرے برخلاف ایجیٹیشن (جوش) بڑھانا شروع کردیا جس سے اشتہار بازی کا بازار گرم ہوگیا۔ میں مانتا ہوں کہ میرے دوستوں کی طرف سے بھی جو اشتہارات نکلے وہ بھی کسی قدر حد اعتدال سے متجاوز تھے مگر دیکھنا یہ ہے کہ ایک شخص جو ہاتھ اور زبان دونوں طرح سے کچلا جائے اُسکا اتنا بھی حق نہیں کہ وہ بذریعہ قلم ہی اپنے درد کا اظہار کرے۔ کیا سچ ہے ؎

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ‌ای + باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

خیر جب یہ شور وشغب انتہا کو پہونچ گیا اور روساء شہر نے بھی تحقیق کرلی کہ کتب فقہ میں یہ مسائل ہیں تو امرتسر کے معزز رئیس خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ نے اپنے طور پر مجھ سے فرمایا کہ آپ اب ایسا کریں کہ اخبار میں یہ مضمون شائع کردیں کہ ۶ اپریل کے اہلحدیث میں جو سوالات شائع ہوئے ہیں اور انسے ہمارے حنفی برادران کی دلشکنی ہوئی ہے مجھ کو اسکا افسوس ہے چنانچہ میں نے حسب مشورہ یہ اعلان بھی شائع کردیا۔ مگر یہ بھی کہدیا کہ آپ بطور صلح جو کچھ فرمادینگے میں کردونگا۔ کیونکہ میری نیت میں فساد نہیں لیکن اگر کوئی چاہے کہ مجھ کو قانونی دھمکی دے تو میں بڑی خوشی سے انکو اجازت دیتا ہوں کہ بیشک مقدمہ کرے۔ شیخ صاحب نے نہایت معقول جواب دیا کہ مقدمات میں گو انجام کار کوئی تکلیف نہو لیکن ضمنی تکالیف جو ہوتی ہیں وہ بھی تو قابل حذر ہیں یہ بھی فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ مقدمہ ایک نہوگا بلکہ کئی ایک اسکی شاخیں نکلینگی جس سے مسلمانوں کی سخت بدنامی ہوگی۔ خیر میری نیت چونکہ فساد پر نہ تھی لہذا جو کچھ شیخ صاحب نے مشورہ دیا میں نے بجا لا دیا۔ شیخ صاحب کی نیت بھی چونکہ بخیر تھی انہوں نے میرے اسی افسوس کو لیکر ایک اشتہار دیدیا کہ اہلحدیث میں جو سوالات چھپے تھے جس پر شہر میں بہت بڑا شور اٹھا تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی اسپر افسوس ہے لہذا یہ معاملہ رفع دفع کردیا جائے۔ مگر برادران یوسف کو کہاں آرام۔ باوجود اس اشتہار کے انہوں نے دوسرے روز ہی ایک اشتہار خیر خواہ کے نام کا شائع کیا۔

جسمیں خوب ہی کھول کھول کر گالیاں دیں۔ آخرکار یہانتک نوبت پہونچی کہ اخبار اہل فقہ کا جاری کرنا بھی اسی سبب سمجھا گیا۔ پھر اس کے بعد جو کچھ اہل فقہ نے اپنا رویہ رکھا وہ ناظرین سے پوشیدہ نہیں۔ بزرگان دین خصوصاً امام بخاری۔ مولانا اسمٰعیل شہید۔ مولانا رشید احمد گنگوہی علماء دیوبند وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم کی توہین اور سب و شتم اور اہل سنت سے خارج ہونیکا فتوے دینا انکی زندگی کا لب لباب ہے سچ ہے ؎

دشنام مذہب کہ عادت باشد ✦ مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم

اہل فقہ نے تو یہ بنا پر کہ نیکی کا بھی ایک دور ہو گزشتہ سال کسی حنفی نے ایک نظم امام ابوحنیفہ رحمہ کی جناب میں لکھی تو اڈیٹر اہل فقہ نے ... اپنا ادارات سے کیا ہے۔ لیکن جب اس ... [illegible] ... اسقدر غصہ کا اظہار کیا ... نے مجھے ہی مجھ پر کیا ... مولوی ... یوسف کے علاقی بھائیوں کا حال۔ اب میں اپنے اخیافی برادران اہلحدیث کا حال بھی مختصر سا سناؤں تاکہ ناظرین کو میری صلح جو پالیسی کا علم پیدا ہو سکے۔

اسوقت اور اس سے پہلے بھی میرے اخیافی برادران (اہلحدیث) میں سے دو جناب مجھے رنجیدہ یا کشیدہ ہیں۔ ایک مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی دوئم مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مناسب ہے کہ میں ان حضرات کے متعلق بھی صحیح صحیح واقعات پیش کرکے ناظرین کو صحیح رائے قائم کرنیکا موقع دوں۔

میری ابتدا سے یہ عادت رہی کہ میں جو کام مذہبی یا قومی کرتا تھا مولوی عبد الجبار صاحب کے مشورہ سے کیا کرتا تھا۔ مرزا صاحب قادیانی کے متعلق جب کبھی کوئی تحریر ہوتی تو پہلے مولوی صاحب کو دکھائی جاتی۔ جب کبھی جلسہ کیا جاتا تو مولوی صاحب کو اس میں شریک ہونے کی تکلیف دی جاتی۔ یوں بھی ہفتہ میں دو ایک دفعہ انکی ملاقات کو جاتا۔ اور اچھی خاصی محبت سے ملاقات کرتا۔ ان واقعات سے مولوی صاحب موصوف کو بھی انکار نہ ہوگا۔ اور گواہ بھی کثرت موجود ہیں مگر جونہی میری عربی تفسیر نکلی تو ان برادران نے شور اٹھایا۔ الامان ہر جمعہ کے روز خطبوں اور وعظوں میں میرا ہی ذکر شروع ہو گیا۔ یہانتک کہ میں نے کئی ایک خطوط رجسٹری کرا کر بھیجے۔ اشتہارات شائع کئے کہ آپ حضرات کو میری عربی تفسیر کے جن جن مقامات پر اعتراض ہیں وہ مجھے بتلا دو میں بھی غور کرونگا۔ اور بذریعہ اشتہارات بھی جواب طلب رہا کہ مجھے نہیں دکھا دیتے علماء کرام کے پاس ہم نے بھیجے ہیں جو فتوے علماء کرام دینگے وہ سب پر ظاہر کیا جاویگا۔ ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہی وہ برادرانہ سلوک ہے ... المسلم اخو المسلم ... مسلمان کا بھائی ہے

نہ اسے ذلیل کرے نہ اسکی سلامتی میں خلل انداز ہو۔ کیا یہی وہ برادرانہ سلوک ہے جسکی تائید حدیث شریف میں ہے کہ المسلمون کالبنیان یشد بعضہ بعضا یعنی مسلمان سب ملکر ایک دیوار کی طرح ہیں جسکی ایک اینٹ دوسری اینٹ سے ملکر مضبوط رہتی ہے۔ میرے ان ناموں کو دیکھو اور مولانا کے خطاب ناموں پر غور کیجئے۔ آہ ؎

کیا نصیبا ہے ترا بلبل شیدا الٹا ✦ رحم کی جا نہیں آجاتا ہے غصہ الٹا

مجھ سے تو اخفا تھا ہی مقتیوں کو بھی سخت تاکید تھی کہ خبردار کہیں ثناء اللہ یا اس کے ملنے والوں کو خبر تک نہ ہو جائے۔ کیا یہی برادرانہ سلوک ہے کیا یہی سلف کا طریق تھا کہ ایک بھائی کی غلطی پر اسکو تو مطلع نہ کیا جائے مگر تمام ملک میں اسکو بدنام کرنے کے لئے اسکی عبارات کو اس کے مطالب کو بگاڑ بگاڑ کر فتوے حاصل کر کے دل کا غبار نکالا جائے۔ خیر خدا خدا کر کے وہ فتوے شائع ہوا اور ادہر سے اسکا جواب بھی نکلا۔ خدا کے فضل سے جواب پر انہی علماء کے دستخط ہوئے جنکو دھوکہ دے دیکر میرے برخلاف کیا گیا تھا۔ ناظرین حکم حیران ہونگے کہ آدھے قادیانی ... آنریبل بلکہ لاٹ مولوی جناب مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے بھی جن کی تحریر اس فتوے پر سب سے زیادہ تیز اور زہریلی تھی تصریح کر دی کہ تم غزنویوں کے اعتراضات سے بیشک چھوٹ گئے۔ تاہم میں نے اس بریت کو کامل کرنے کے لئے بمقام آرہ منصف تجویز کرائے حضرات منصفین نے بھی حضرات غزنویہ کے خفیہ فتوے کو غلط قرار دیا۔ ان واقعات کو ایک محقق مؤرخانہ نگاہ سے دیکھے تو اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے کہ فساد میری طرف سے نہیں ہوا۔ بلکہ ان لوگوں کی طرف سے ہوا ہے جنہوں نے اخوت اسلامی کا خلاف کر کے مجھے بدنام کرنے کی ناروائی کی۔ اس لئے کہ اپنی اپنی تحقیق کے نتائج کرنیکا ہر ایک کو حق ہے میں نے تفسیر میں جو کچھ لکھا کسی کی ذات خاص پر حملہ نہیں تھا۔ بلکہ جو کچھ میرے ناقص علم میں صحیح صحیح بات تھی میں نے لکھ دی تھی جس کے لکھنے کے وقت مجھے یہ بھی خیال نہ تھا کہ کون مجھ سے کس کس کے مخالف ہونگے اور کون کون صاحب کن کن معنے پر الجھینگے بلکہ جو کچھ لکھا تھا اپنی تحقیق میں صحیح جانکر لکھا تھا اس کے مقابلہ میں فریق مخالف کا اوّل فرض یہ ہوتا کہ ان الفاظ پر برادرانہ مجھے اطلاع دیتے اور نہایت نرمی سے مجھے دبا دو لکھتے کہ تم ان مقامات پر نظرثانی کرو اگر میں چار روز کی مہلت مانگتا تو ہفتہ کی دیتے جبتک کہ میں ان کو صاف انکاری جواب نہ دیتا میرے سمجھانے کے درپے رہتے۔ اگر اس طرح بھی کامیاب نہ ہوتے تو ایک رسالہ عربی زبان میں ایسا لکھتے جسمیں مقامات متنازعہ کی صحیح تفسیر لکھکر میری تفسیر کی احسن طریق سے تردید سمجھاتے۔ اگر وہ اس قسم کا رسالہ چھاپتے تو نہ فساد ہوتا نہ میں اسکا جواب دیتا بلکہ اگر وہ کہتے تو وہ رسالہ بھی اپنی تفسیر کے ساتھ ساتھ خریداروں کے پاس بھیجتا جس سے انکا مدعا

بہی پورا ہو جاتا اور دینی خدمت بہی ہو جاتی۔ مگر ایسا تو وہ کرتا جسے یہ غرض ہوتی کہ لوگوں کے غلط خیالات کی اصلاح ہو۔ لیکن جن کی غرض یہ ہو کہ ہم مصنف کو معتزلی نیچری وغیرہ کہکر بدنام کریں وہ ایسی سیدہی راہ پر کیوں آنے لگے تھے۔

مگر میری صلح جو پالیسی دیکہیئے کہ جناب مولوی محمد حسین صاحب نے میرے برخلاف سب سے زیادہ تیز تحریر فتوی میں لکہی تاہم میں نے اُن سے کبہی علیحدگی نہیں کی۔ بلکہ یگانگت کا عملی ثبوت دیتا رہا آنکی فرمائشات کی تعمیل کرتا رہا۔ اُن کے کاموں میں ہاتھ بٹاتا رہا۔ مثال کے لئے ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔ چند ہی روز ہوئے مولانا صاحب کو کاپیاں تصحیح کرانے کے لئے کاتب کی ضرورت تہی تو آپنے مرزا صاحب قادیانی کے کاتب منشی غلام محمد امرتسری کو قادیاں خط لکہا کہ بٹالہ آ کر میری کاپیاں صحیح کر دو۔ اور مناسب سمجہو تو میرا یہ خط مرزا صاحب کی خدمت میں پیش کر کے اجازت لے آؤ۔ یہ بہی لکہا کہ کاپیوں میں مرزا صاحب کے برخلاف مضمون نہیں بلکہ ثناء اللہ امرتسری اور اُس کے ہر دو حامیوں کی خبر لیگئی ہے + اس لئے مرزا صاحب بہی اجازت دیدینگے۔ یہ بہی لکہا کہ اگر تم نہ آسکو تو میں ہی قادیاں میں آ جاؤنگا تم نے میرے لئے مکان الگ تجویز کر دینا۔ یہ خط جب مرزا صاحب کے ملاحظہ پیش ہوا تو انہوں نے اس موقع کو بہا غنیمت سمجہا جہٹ سے اڈیٹر الحکم سے بہی خط لکہوایا اور خود بہی لکہا کہ مولوی صاحب آپ ہمارے لیئے اور ویسے۔ یہ آپکا گہر ہے آپ فوراً تشریف لاویں یہاں آپکا سب کام بنوا دیا جائیگا۔ کاپیاں کی تصحیح کیا چہاپ بہی دی جائیگی۔ آپ کا ہمارا اختلاف خدانخواستہ کوئی عناد سے نہیں۔ آپ کے والد صاحب بہی ہمارے دوست تہے دیکہیئے مجہے یہ الہام ہوئے وہ ہوئے۔

مرزا صاحب نے اتنا تعلق دو وجہ سے کیا۔ ایک تو حضرت نے پیش گوئی کری ہوئی ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی آخر عمر میں میری طرف رجوع کر آئینگے اس الہام کی تمہید جمانے کی غرض تہی۔ دوئم مرزا صاحب اپنی سچائی کے دلائل میں یہہ بہی لکہا کرتے ہیں کہ دیکہو میں ایک زمانہ میں تن تنہا تہا کوئی میرا قوت بازو نہ تہا جب میں نے مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا خدا کی تائید سے مجہے یہ ترقی ہوئی کہ آج قادیاں میں ہر طرح کے علمی سامان موجود ہیں اردو کے علاوہ انگریزی رسالہ بہی نکلتا ہے یہ ہے وہ جو اس کے مقابلہ پر مخالفین کے حق میں یہ الہام ہے انی مہین من اراد اہانتک (یعنی جو کوئی میری اہانت کریگا خدا اُس کی اہانت کریگا) میں نے جو سنا کہ مولوی صاحب سے مرزا صاحب کی یہ خط و کتابت ہو رہی تو میں خدا داد فراست سے قادیانی اسرار نہانی پر فوراً مطلع ہوا۔ میں نے اُسی وقت مولوی صاحب کو اطلاع دی کہ قادیاں میں آپکا جانا ہماری لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے آپ کچہ فکر نہ کریں میں اپنا کام چہوڑ کر آپکا کام کرا دونگا چنانچہ مولوی صاحب کی کاپیاں لیکر امرتسر تشریف لائے تو میں نے اپنا کاتب اُن کے پاس بمکان جناب مولوی احمد اللہ صاحب بہیجدیا جس نے انتخاب کام درست کر دیا۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے اشاعۃ السنہ جلد ۲۱ کا سرورق لکہوانا تہا۔ امرتسر میں کسی کاتب نے ذمہ نہ لیا تو مجہے فرمایا کہ تم لکہوا دو میں نے قبول کیا مگر اُس مضمون کو دیکہا تو بعض فقرات اُس میں بہی ایسے پائے کہ مرزا صاحب کی تائید اور مولوی صاحب کی تذلیل کے معلوم ہوئے۔ مولوی صاحب نے اپنے پرچہ کے خریداروں کو ترغیب دیتے ہوئے لکہا تہا کہ میرا رسالہ اس لئے دیر میں نکلتا ہے کہ تمام کام (مضمون نگاری۔ جلدبندی۔ محرری۔ یہانتک کہ ڈسپیچری بہی) میں خود ہی کرتا ہوں۔ ڈسپیچری کے معنے ہیں فرمے تہ کرنے۔ یہ کام عموماً دو تین روپیہ ماہوار پر پریسوں میں چہوٹے چہوٹے بچے کیا کرتے ہیں۔ یہ لفظ دیکہکر میری غیرتمندانہ طبیعت نے نہ چاہا کہ یہ مضمون اس عبارت سے شائع ہو چنانچہ میں نے شیخ عبد العزیز صاحب سوداگر بوٹ سے (جو مولوی صاحب کے اخص دوستوں میں امرتسر میں ہیں) ابہی ذکر کیا کہ یہ مضمون مولوی صاحب کا بہت گرا ہوا ہے۔ آپ بہی انکو لکہیئے کہ اس کو ترمیم کریں ورنہ دشمن کو شماتت [illegible]۔ شیخ صاحب نے بہی میری رائے سے اتفاق کیا اور کہا کہ میں ضرور لکہونگا۔ آپ انکو سردست ملتوی رکہیں۔

ان واقعات کو (جو بالکل صحیح ہیں جنکی صحت کا فریق ثانی کو بہی اقرار ہے اور گواہ بہی بکثرت موجود ہیں) ناظرین بغور سوچیں کہ کیا کوئی فتنہ انگیز یا بدنیت مخالف بہی ایسے کام کیا کرتا ہے شاید اب سوال یہ ہو کہ انکو ظاہر کیوں کیا؟ تو اسکا جواب یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے انکو اظہار پر مجہے مجبور کیا۔ کیونکہ کاپی مذکور کے دیر لگنے پر (جو محض نیک نیتی اور اصلاح کی غرض سے تہی) مولوی صاحب نے میری دیانت اور اخلاق پر حملہ کر کے ایک مضمون اشاعۃ السنہ جلد ۲۱ کے سرورق پر لکہ مارا اُس میں بڑی وجہ یہ بہی لکہی کہ ہماری کاپی کو بلاوجہ دیر کر دی پہر لطف یہ کہ اسی حاشیہ پر کاپی کی رسید بہی لکہی ہے تاہم مجہے بددیانت لکہا ہے اس طرفہ پر طرہ یہ ہے کہ کاپی مذکور کی اجرت میں تو کاتب کو اُسی روز دے چکا لیکن مولانا صاحب نے آجتک نہیں دی [illegible] کا نام لیا صرف اتنا لکہ دیا کہ کاپی واپس کر دی حالانکہ واپس بہی ہمارے پاس نہیں آئی اگرچہ کاپی واپس شدہ کی قیمت ایک کوڑی بہی نہیں۔ مزید لطف یہ ہے کہ میری ذات خاص پر حملہ کرتے کرتے محض میری وجہ سے اہلحدیث کانفرنس پر حملہ آور ہوئے حالانکہ اہلحدیث کانفرنس کوئی میرا ذاتی کام نہیں کرتی تہی بلکہ اشاعت توحید وسنت اُس کا کام ہے اگر اُس میں کوئی نقص ہے تو یہ ہو کہ یہ بیچارہ اُس کا مورخ اور بزرگان دین انتخاب سے سکرٹری ہے۔ تو کیا کوئی کہسکتا ہے کہ مولانا ممدوح نے حکم قرآن کا [illegible]

+ بیان تو میری مخالفت جتلا کر مرزا صاحب سے کام لینا چاہتے ہیں مگر اشاعۃ السنہ جلد ۲۱ کے صفحہ ۱۳۴ و صفحہ ۲۵۵ پر مجہکو مرزائی لکہا ہے (اڈیٹر)

گرم مال
[illegible] رنگ
[illegible] بالکل سفید
[illegible] سرما میں انکو پہنے
[illegible] ہیں اور سردی کو پاس
[illegible] بیشک شالہا نہ بہاس
[illegible] زینت ہیں سفید پوش
[illegible] باعث ہیں۔
[illegible] طول ۲ گز
قیمت ۳۱ روپے
[illegible] کشمیری طول ۲ گز
قیمت ۲۵ روپے
[illegible] طول ۲ گز
قیمت ۱۷ روپے
[illegible] اعلی طول ۲ گز
قیمت ۱۶ روپے
[illegible] طول ۲ گز
قیمت ۱۴ روپے
[illegible] طول ۲ گز
قیمت ۱۳ روپے
[illegible] ہاتہ سے بنا جاتا ہے
[illegible] مال ہو بدیجا عوہ اور
[illegible] مال بذریعہ وی پی یا
[illegible] بہیجا جاتا ہے۔ اپنا
[illegible] محصول بذمہ خریدار
مشتہر
منیجر انڈین شال ایجنسی
امرتسر (پنجاب)

فَخَانَ قَومٌ عُلاۃٌ اَن لَا تَعبُدُوْا پر عمل کیا ہے ۔ افسوس ہے

نہ مرغ رنگ سبزم نہ درخت سایہ دارم + ہمہ حیرتم کہ دہقان بچہ کار کشت ما را

ناظرین! خدارا ان واقعات کو غور سے دیکھیے کہ کسی مفسد یا فتنہ انگیز کے ایسے ہی کام ہوا کرتے ہیں کہ اپنے مخالفوں اور سخت سے سخت بدنام کرنیوالوں کے کاموں پر بھی ہاتھ بٹانے کو طیار ہو ۔

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر + بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

معذرت چونکہ مجھے بار بار بدنام کیا گیا ہے کہ میں تفرقہ انداز ہوں ۔ میں نے مسلمانوں کو شیرازہ کو منتشر کر دیا ہے ۔ اس لئے میں مدت سے سنتا سنتا تنگ آکر تمام واقعات کو مجمل لفظوں میں ظاہر کر دیا ہے ۔ تاہم یہ نہ سمجھیں کہ اب میں اپنے علاقی یا اخیافی برادران سے بالکل کشیدہ خاطر ہوں اور ان سے ملنے ملانے کا روادار نہیں ۔ ہرگز نہیں بلکہ دعا کرتا ہوں کہ ۔

بشنو از من بیت سعدی کہ او داد سخن + غیر خود مرا ہیں نہ تنہا خود کا دعوی کیا

میں جانتا ہوں کہ میرے اس مضمون کی تردید میں کوئی تحریر نکلے گی مگر یاد رہے کہ آریوں کی طرح مصنف بانی اور تمک زیب کے بدنام کیا جاویگا ۔ میری طرح واقعات کا سلسلہ نہیں لا سکینگے پس وہ یاد رکھیں ۔

اولیک اٰبائی فجئنی بمثلہم + اذا جمعتنا یا جریر المجامع

کیا علماء مر گئے ؟
از نامہ نگار

پیسہ اخبار ۱۹ نومبر کے حوالہ سے ایک خط اسی اخبار میں چھپا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۷ مسلمان جو پہلے زمانہ میں راجپوت تھے آریہ سماجی ہو گئے اور ان کے شدھی کی رسم آگرہ کے مشہور مقام میں بمقابلہ ۲۰۰ ہندو اصحاب کے ادا کی گئی اس واقعہ پر آریہ سماج والے جسقدر مسرت ظاہر کریں وہ بجا ہے ۔ لیکن افسوس مسلمانوں پر اور بالخصوص اس فرقہ پر جو نائب رسول ہونیکا مدعی ہے ۔ دو تین برس سے کبھی کبھی اخباروں میں ایک خوش آئند چرچا ہوتی رہتی ہے ۔ اور اکثر موقعوں پر یہ یقین دلایا جاتا ہے کہ جاپان مسلمان ہو گیا یا عنقریب ہونے والا ہے یہ بھی سنا جاتا ہے کہ جاپان میں کچھ پرجوش مسلمان تبلیغ اسلام کے لئے جانے والے ہیں سچ ہے چراغ تلے اندھیرا ۔ مسلمانوں کو اپنے گھر کی تو خبر نہیں ہاں منصوبہ بازی بہت آتی ہے خیالی پلاؤ میں گھی کی کسر نہیں رکھتے ۔ عرصہ سے آریہ سماج والے جس استقلال سے کوشش کر رہے ہیں اس سے کون ناواقف ہے ۔ یہ فرقہ یقینی اسلام کی بیخکنی پر آمادہ ہے ۔ اپنے زعم میں ہم جو کچھ چاہیں کہیں ۔ لیکن اگر یہ خبر سچ ہے جو پیسہ اخبار میں شائع ہوئی ہے تو مسلمانوں کے لئے ڈوب مرنے کی بات ہے اور یہی نہیں کہ جو باتیں آگرہ میں ظہور پذیر ہوئی ہیں وہ آئندہ کے لئے رک جائینگی بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ باتیں ایک عظیم الشان واقعہ کی ابتدا ہیں ۔ دو برس ہوئے کہ ایک مسلمان گوجرانوالہ آریہ سماج ہو گیا ۔ یہ بحث کہ وہ واقعی مسلمان تھا یا نہیں یا یہ کہ در اصل وہ آریہ سماج کا معتقد ہے یا نہیں بالکل فضول ہے ۔ اتنی بات کہ وہ نام کا مسلمان ہے آریہ سماج والوں کے فخر کے لئے کافی ہے ۔ اور اس بات کی یقینی دلیل ہے کہ ہمارے علماء اپنے فرائض سے بالکل غافل ہیں ۔ خدا بھلا کرے مولانا ثناء اللہ صاحب کا جنہوں نے اپنی بیش بہا کوششوں سے ملک میں اس طوفان بے تمیزی کو روکا ۔ کیا اور صاحبان بھی ہیں جنکے دلوں میں یہ جوش پیدا ہو کہ وہ آگرہ میں جائیں اور وہاں جاکر اس امر کی جستجو کریں کہ وہاں کے مسلمان آریہ کیوں ہو گئے اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو اس کی وجہ صرف یہ ہو سکتی ہے کہ جو لوگ آریہ سماج میں داخل ہو گئے ہیں وہ اپنے عقاید سے بالکل نابلد ہیں اور ان پر کوئی اثر پڑھے لکھے مسلمانوں کا نہیں ہوا ۔ یہ ضرور ہے کہ آریہ سماج والے بہت سے چٹخارے بھی دیا کرتے ہیں جن کے لالچ سے ان کے دام تزویر میں آجانا کچھ مشکل امر نہیں مگر ایکا اثر اسوقت ہو سکتا ہے جبکہ کوئی شخص اپنے عقاید سے ناواقف ہو ۔ غالباً اب بھی ایکا موقع باقی ہوگا کہ وہ لوگ جو آریہ سماجی ہو گئے ہیں پھر دائرہ اسلام میں آجائیں اگر کوئی صاحب اس کار خیر کو اپنے ہاتھ میں لیں تو اس سے کہیں زیادہ مفید ہوگا کہ جاپان جانے کی کوشش کیجائے اور وہاں اسلام پھیلایا جائے ۔ آگرہ خاندان مغلیہ کے شہنشاہی کے بہترین زمانہ میں مسلمانوں کا دارالخلافہ رہ چکا ہے ۔ وہاں کے مسلمان اب بھی بکثرت تجارت پیشہ ہیں اور وہاں کے آس پاس بہت سے مشاہیر صوفیہ کے مزار بھی ہیں ایسے مقاموں کے مسلمان اگر اس بات کو روا رکھیں کہ جو لوگ ان کے آباؤ اجداد کے پاکیزہ اثروں ہندو سے مسلمان ہو گئے تھے وہ پھر گمراہی اور ضلالت میں پڑ جائیں تو ان کے لئے باعث ننگ ہے ۔ مسلمانو! برائے خدا اب بھی آنکھیں کھولو اور اس بات پر کمربستہ ہو جاؤ کہ جو بیچارے تمہاری غفلت کی وجہ سے فریب میں آگئے ہیں وہ پھر راہ راست پر آجائیں ۔ یہ کام خاص علماء کا ہے انہیں کو اسکی طرف زیادہ توجہ کرنا چاہئے ورنہ یہ سمجھا جائیگا کہ علماء مر گئے ۔

عبد الکریم
بنارس چھاؤنی

(اڈیٹر) شیخ عبد الحق صاحب (بنارس) نے اطلاع دی ہے کہ میں ادہر کو جاتا ہوں امید ہے اور صاحب بھی توجہ کرینگے ۔

نصیحت حقانی

شیخ عبدالحق صاحب عرف پنڈت لشن داس نومسلم کی نصیحت اپنے نومسلموں کو جو انہوں نے

عرصہ تین سال سے رشی کیش اور اور سفروں میں نومرید کئے تھے جب سخت مرض نے شیخ صاحب کے سفروں کو بند کیا اور نہایت ہی کمزوری نے گھیر لیا تو نومسلموں کو آزادگی دیکر روانہ کیا عجیب قسم کی نصیحت فرمائی سننے والوں کے دل چھدے جاتے تھے۔ اول آپ نے فرمایا اے بھائیو! تم میری تین سال کی کمائی ہوئی دولت ہو۔ تمہاری جدائی میں ہرگز نہیں چاہتا تھا چونکہ مرض اور کمزوری نے مجھکو گرا دیا۔ تمہاری جدائی کیونکر گوارا ہو۔ تم لوگوں میں بعض وہ بھائی ہو کہ جنہوں نے عمر بھر کام اور محنت نہیں کی اور آنند کے ساتھ سادھو ہونے میں بھوجن پا یا گئے۔ اب میرے ساتھ کھرپا اور درانتی چلا کر خوب خوشی کے ساتھ گذران کرتے ہو۔ اور ہر تنگی میں لوگوں کے طعن اور ان مسلمانوں کے جو پیٹو پیروں کی امت میں اپنا لقب وہابی رکھوانے میں دریغ نہ کیا۔ اور تھوڑی عرصہ میں دینی تعلیم حاصل کرلی۔ یہ تمہاری سچی بلاہٹ ربانی کا ثبوت ہے اور عبدالقدیر جو میرا چیلا اور [illegible] کا بھولا ہے جسکا نام پہلے رام چرن تھا۔ عبدالقدیر کو خوب صبر اور [illegible] نہیں رہ سکتی۔ عبدالقدیر کو معلوم ہے کہ خرجہ کا ڈکوٹ برہمن کا لڑکا جب آکے مسلمان ہوا ہم لوگوں کے ساتھ دو چار روز تکلیف نہ اٹھا سکا جب ہم ٹھاکر بھرت سنگھ ضلع مظفر نگر کے گاؤں سے سکندرآباد کی طرف روانہ ہوئے کیونکہ اللہ صاحب نے ہمکو پالا۔ سکندرآباد میں آکر برہمن کا لڑکا مذکور آریہ لوگوں کی آدھ سیر کچوری کھا کر پھر سکندرآباد کے گروکل میں شامل ہوگیا۔ اچھا ہوا کیونکہ دین اور پیٹ دونوں کو رکھنا محال ہے۔ پھر ہم لوگ غازی آباد دستو کھا کھا کر پہونچے اللہ صاحب نے کیسی بڑی مہربانی سے ہمکو اور تمکو رزق پہونچایا۔ بابو دولت رائے پوسٹ ماسٹر صاحب آریہ نے کتنی بڑی مدد ہم لوگوں کی کی جو بیان سے باہر ہے ایک ماہ تک ہماری اور تمہاری بابو صاحب موصوف نے مدد کی یہ سب اللہ ہی کی جانب سے تھا۔ یہ میں عبدالقدیر کو یاد دلاتا ہوں کہ اللہ صاحب جس کے ہم اب بندے بنے ہیں وہی ہمکو پالتا ہے۔ اے بھائیو کوئی کسی آدمی پر بھروسہ نہ کرو کیونکہ جب میں نے کسی انسان پر بھروسہ کرکے کام کیا اسی کام میں ناکامیاب رہا جب ایک دفعہ ہمکو قاعدوں اور سیپاروں کی ضرورت تھی تو سہارنپور اس غرض سے گیا کہ فلاں فلاں شخص اسلام کے مددگار ہیں۔ قاعدوں اور سیپاروں کی مدد مانگی ایک بچہ طالب علم نومرید کم عمر میں اپنے ساتھ لے گیا۔ ایک صاحب کی کوٹھی پر السلام علیکم وعلیکم السلام کے بڑی زور شور ہوئے۔ بعد اس کے لڑکے کو کچھ پڑھنے کیلئے کہا گیا۔ اول تو لڑکے کی مادری زبان تھی۔ دوسرے بچہ۔ تیسرے دیہاتی۔ چوتھے غریب ال پڑھنے میں عین اور الف وغیرہ کی تمیز نہیں کرسکا۔ جیسے شہر والوں کا اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کا قاعدہ ہوتا ہی بیچاری نومسلم بچہ کو ٹھٹھوں میں اڑانا شروع کیا۔ یہ اسی بات کا نتیجہ تھا کہ میں بعض انسان کے بھروسہ پر چلا تھا۔ خبردار رہنا بھائیو! نمک کی ٹکر اور پیٹ کا ڈورا یہ ادنی چیز ہے اللہ ہی سے مانگئے اور مشقت و محنت کرکے اپنا پالن کیجیو اور خبردار خبردار موجودہ مسلمانوں کا لباس ہرگز اختیار نہ کرنا پرانے مسلمان جو گذر گئے انکا حال سنو پڑھو اور قرآن اور نبی جی مہاراج کی سنت پر چلو اور پیٹو پیروں کے جھگڑوں میں ہرگز نہ پھنسو دیکھتے ہو پیروں اور فقیروں نے گذرے محترم جن ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔ تھانہ تک نوبت پہونچی ان سے ہرگز کوئی امید نہ رکھنا دیکھو تمکو میرے ساتھ رہکر خوب تجربہ ہوگیا ہے۔ ہاں مقدسوں کی رفاقت ضرور بالضرور اختیار کرنا۔ بروں کی صحبت سے پرہیز کرو۔ دیکھو عبدالصمد ثانی کا حال نوجوان تعلیم یافتہ لڑکا مگر مہا پرشاد کے حوالہ کر دیا تھا وہ بھی اس کے ساتھ بگڑ گیا۔ اسلام سے وہی پیٹھ پھیریگا جسکو اسلام سے تجربہ نہیں جبتک آدمی توحید کے اور قرآن کے حکموں اور نبی صاحب کے بتائے ہوئے طریقہ کو کسوٹی نہیں کریگا۔ تب تک اسلامی تجربہ حاصل نہ ہوگا۔ بہت سے لوگ دعویٰ نبوت کا کرکے اپنی جماعت میں بلاتے ہیں جیسے مرزا قادیانی۔ ایسے لوگوں سے بچو۔ یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ ہاں ایک لنگرخانہ اور دس آدمی ہاں ہاں کرنیوالے چاہئیں اسی جنگل میں ایک بڑی بھیڑ چیلے چانٹوں کی ہو جاویگی۔ قرآن مجید اور حدیث شریف کے خلاف کبھی نہ چلنا۔ مجھے کہنا تو بہت تھا۔ قیامت کو میں تمکو پیش خدا کھڑا کرونگا اور کہونگا کہ یہ میری دولت ہے پرانے مسلمانوں کے نمونہ بنجاؤ تاکہ یہ تمکو دیکھکر اسلام کی طرف پھریں اور پیٹو پیروں کی دوکانداری سے نجات پاویں۔ فقط

راقم محمد صابر ساکن اصغر پور ضلع سہارنپور

اہلحدیث:۔ ناظرین! یہ وہی صالح مرد شیخ عبدالحق (سابق پنڈت لشنداس) ہیں جو مباحثہ دیوریہ کے اثر سے اسلام لائے تھے۔ اب خدا نے ان کے ہاتھ پر بہت سے لوگوں کو قبول اسلام کی توفیق دی۔ آپ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ شیخ صاحب کو بیماری سے عافیت دے اور صحت کلی عطا فرماوے اور انکو ان کے ارادوں میں کامیاب کرے۔ کیونکہ شیخ صاحب کی ظاہری باطنی اور دلی آرزو یہی ہے جس کے متعلق وہ شب و روز کوشاں ہیں کہ ؎

ہند کو اس طرح اسلام سے بھر دو لے شاہ + کہ نہ آئے کوئی آواز جز اللہ اللہ

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۳۳ - دریائی جانور مثلاً گر-کچھوا- دریائی سانپ وغیرہ اور جو کچھ دریائی جانور ہیں حلال ہیں یا حرام؟ ایک صاحب ان کل دریائی جانوروں کو حلال کہتے ہیں اندروئے قرآن حدیث جو حلال حرام ہو بذریعہ اخبار مطلع فرماویں -

(حاجی محمد سردار خاں محمد خاں سوداگران ضلع منڈلہ)

ج نمبر ۳۳ - قرآن مجید میں ارشاد ہے اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُہٗ مَتَاعاً لَّکُمْ یعنی دریائی شکار تمہارے واسطے حلال ہے تمہاری گذارے کی صورت ہے- یہ آیت جمیع اقسام دریائی کو شامل ہے جبتک کوئی مخصص اسکا نہ آئے مگر مخصص کوئی نہیں -

س نمبر ۳۴ - ہمارے شہر کے قریب ایک موضع ہے وہاں پر ایک شخص مسلمان بکرا بکری خود ذبح کرکے گوشت فروخت کرتا ہے اس سے نفع اٹھاتا ہے اسپر چند لوگوں نے اعتراض کیا کہ پیشہ ور کا ذبیحہ درست نہیں ہے بلکہ اس گوشت کا کھانا حرام ہے لہٰذا ازراہ کرم جواب دیں کہ کیا کوئی آیت یا حدیث ایسی پیشہ ور کے ذبیحہ کی ممانعت کی آئی ہے - اور اگر اس سے خرید کر گوشت کھایا جاوے یا کھایا گیا تو کیا وہ حرام تھا یا بجواب قرآن و حدیث کے دیا جاوے (ایضاً)

ج نمبر ۳۴ - ذبیحہ کے صحیح ہونے کے لئے یہ شرط نہیں کہ پیشہ ور کا کیا ہوا نہو- یہ عامیانہ خیالات ہیں - انکی طرف خیال نہیں کرنا چاہئے - ارے کے نکٹے داخل غریب فنڈ

س نمبر ۳۵ - عید الفطر عید اضحی کے صدقہ سے معلموں کو تنخواہ دینا جائز ہے - یا نہیں - اگر ان صدقات سے تنخواہ نہ دیا جاوے تو دینی علم تحصیل کرنا موقوف ہوتا ہے

(عبد المنان ڈاکخانہ چلاہی ضلع رنگپور مدرسہ ہدایت الاسلام)

ج نمبر ۳۵ - عید الفطر و عید اضحی کے صدقات اور چمڑوں کی آمدنی سے معلموں کی تنخواہ نہ دینی چاہئے - طالب علموں کے دوسرے اخراجات نان نفقہ لباس وغیرہ میں خرچ کیا جائے حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ صدقات وغیرہ سب فقرا کے لئے ہیں -

س نمبر ۳۶ - جماعت کے سامنے شب کو روشنی کے لئے چراغ رکھکر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں - بعضے لوگ اسکو شرک کی طرف منسوب کرتے ہیں (ایضاً)

ج نمبر ۳۶ - حدیث شریف میں آیا ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی اعمال کی بنا نیت پر ہے پس یہ عام قاعدہ ہے چراغ اگر اس نیت سے رکھا جائے کہ اسکو سجدہ کیا جائے تو شرک ہے اگر اس نیت سے رکھا جائے کہ روشنی حاصل ہو تو جائز ہے -

س نمبر ۳۷ - بعد نماز عشا کے تراویح کی نماز آٹھ رکعات باجماعت ادا کرنا جائز ہے یا نہیں اسکی کوئی حدیث آئی ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۳۷ - تراویح آٹھ رکعت سنت ہیں بیس بھی مستحب ہیں مگر آرام اور ترتیل سے پڑھی جائیں - حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تراویح آٹھ رکعت ہی آئی ہیں -

س نمبر ۳۸ - اہل علم کے نزدیک جمعہ کی دو اذان یعنی حضرت عمرؓ نے جو اذان قائم کیا وہ جائز ہے یا نہیں - اور اسکو عمل کرتے ہیں یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۳۸ - جمعہ کے روز بیشک دو اذانیں ہونی چاہئیں - حدیث شریف میں ہے کہ میری سنت کو مضبوط پکڑو اور میرے خلفاء کی سنت پر بھی عمل کرو پس جو طریقہ مسلوکہ خلفا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سے مخالف نہو اسپر عمل کرنا چاہئے -

س نمبر ۳۹ - جامع مسجد میں ہمیشہ جمعہ کی نماز ادا ہوتی ہے سوائے اسکو کبھی گھر میں بلا عذر جمعہ ادا کرنا کبھی مسجد میں جانا اور سوائے مسجد کے ہر جگہ جمعہ ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۳۹ - بلا عذر جمعہ گھر میں پڑھنا منع ہے - قرآن مجید میں حکم ہے اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ یعنی جمعہ کی اذان سنکر نماز کو بہت جلد آیا کرو -

س نمبر ۴۰ - سود خور کے گھر میں دعوت کھانا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۴۰ - سود خوار اگر اور کوئی کام نہیں کرتا تو اس کے گھر کا کھانا منع ہے اور اگر اور کام بھی کرتا ہے جس سے اسکو آمدنی حلال ہے اور یہ معلوم ہے کہ اس نے اسی آمدنی سے خرچ کیا ہے - تو جائز ہے اور اگر معلوم نہیں تو مشتبہ ہے ترک اچھا ہے -

س نمبر ۴۱ - آل اولاد کو حالت تنگی میں چھوڑنا یعنے انکو کھانا کپڑا نہ دینا اور خود روپیہ جمع کرنا ایسے لوگوں کی شان میں اللہ و رسول کا کیا حکم ہے یہ ظلم ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۴۱ - اولاد اور متعلقین کو تنگ رکھنا سخت گناہ ہے - قرآن مجید میں حکم ہے اٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ (اپنے متعلقین کے حقوق ادا کیا کرو) -

س نمبر ۴۲ - زید نے عمر کے پاس ایکسو روپیہ لیکر چار بیگہ زمین تین برس کے وعدہ میں گیرو رکھا کہ عمر اس زمین کے خزانہ زمیندار کو دیکر اس کے منافع اٹھاتا جاوے زید تین برس کی مدت میں ایکسو روپیہ عمر کو دیکر زمین واپس کر دیگا - اب اس زمین کا منافع عمر کو لینا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۴۲ - یہ سوال صاف نہیں سمجھا گیا - خزانہ سے مراد پیداوار ہے یا کیا؟ پس صورت مذکورہ میں عمر اگر زمین کی پیداوار کا کچھ حصہ زید کو دیتا رہا ہے تو اسی قدر مالکانہ سمجھا جائیگا اور باقی منافع عمر کو اپنی کاشت کاری میں لینے جائز ہونگے - ۳ر کے ٹکٹ وصول - داخل غریب فنڈ -

حدوث دنیا قیمت ۱ر - حدوث وید قیمت ۱ر - سوامی دیانند کا علم و عقل قیمت ۱ر

انتخاب الاخبار

اہلحدیث کانفرنس نے ایک ٹریکٹ ہندی ناگری کا چھپوایا ہے جس میں توحید و رسالت کا بیان ہے۔ اسکی اشاعت ہندوؤں میں ہونی ضروری ہے جو صاحب اس خدمت کو کر سکتے ہوں وہ اطلاع دیں کہ انکو بھیجے جائیں +

جس جیٹھی رسان نے دفتر اہلحدیث کے پچاس منی آرڈر وی پی غبن کئے تھے اور اہلحدیث کے منی آرڈروں کے علاوہ تین اور منی آرڈروں کے غبن کا جرم کیا تھا ان تینوں کے غبن کے الزام میں نو ماہ قید اور پچاس روپے جرمانہ کا سزایاب ہوا اور ابھی اہلحدیث کے منی آرڈروں کا مقدمہ باقی ہے +

روسی اور مصری مسلمان اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ تمام دنیا کے مسلمانوں کی ایک عالمگیر کانفرنس ہوا کرے۔ سلطان المعظم اگر اجازت دیں تو مکہ شریف اس کے لئے بہت موزون ہے +

۱۶ دسمبر کو امرتسر میں دفتر اہلحدیث کے قریب ہی ایک گاڑی گھوڑا کے بے خود ہو کر بھاگنے سے دو تین بچے زخمی ہوئے ایک مر گیا۔

جناب مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی ایام جلسہ آرہ میں بہت بیمار ہو گئے تھے۔ ایک تار سے معلوم ہوا کہ اب آرام ہے +

امسال جلسہ آرہ میں بہت سے علما بوجہ اپنی ضروریات یا علالت کے شامل نہیں ہو سکے جس سے جلسہ پر لطف نہ ہو سکا +

پھپھامو ۔ رائے بریلی ۔ کانپور ریلوے کی پیمائش سرعت سے ہو رہی ہے۔ تاکہ قحط زدگان کی امداد کے لئے ریلوے لائن کی تعمیر کا کام جاری کر دیا جائے +

۱۵ دسمبر کو ڈکیل کمپنی امرتسر کا اجلاس ہو کر فیصلہ ہوا کہ کمپنی ہذا رجسٹری کرائی جائے اور ڈائرکٹروں کا انتخاب بھی ہو گیا +

گریووی کے متصل دو گاڑیوں کا گذشتہ ہفتہ کے روز تصادم ہو گیا۔ ایک جمعدار اور پائنٹ مین مر گیا اور ۴۰ مسافر زخمی ہوئے +

تار برقی کے ذریعہ سے خبر تو جاتی ہے۔ اب فوٹو گراف بھی لیا جانے لگا اسکے موجد پروفیسر فورم ہیں۔ اب کیا ہے ہزاروں کوس کے فاصلہ سے لوگ اپنے عزیزوں اور دوستوں کا خواہش فوٹو لیا کریں گے حادثوں اور جرم کے گنہگاروں کے نام کی تحقیقات میں فضول وقت ضائع کرنے کے بجائے ان کی تصویریں بذریعہ تار برقی فوراً شائع کر کے انکا پتہ لگا لیا جاویگا +

وہ زمانہ بھی دور نہیں ہے جبکہ ہزاروں کوس سے ہم جس چیز یا جس شخص کو دیکھنا چاہینگے ٹھیک اسی طرح دیکھ لینگے جس طرح کہ اپنے کانوں سے ہم کوئی بات سنتے ہیں +

دولت عثمانیہ عنقریب جہازرانی کی ایک کمپنی قائم کرنیوالی ہے جو بصرہ اور عمان و بحر ابیض اور بحر احمر کے درمیان اپنا کام جاری کریگی۔ اسکا سرمایہ دو لاکھ پونڈ ہوگا اور پچاس پچاس پونڈ کے حصوں میں تقسیم کیا جائیگا۔ سالانہ منافع کم سے کم پانچ فیصدی خیال کیا گیا ہے +

ملازمان ایسٹ انڈین ریلوے کی سٹرائک سے ریلوے مذکور کا پندرہ لاکھ روپے کا نقصان ہوا +

کلکتہ سے بارہ میل کے فاصلہ پر ایک ریلوے سٹیشن چنگیپا ٹس نامی پر ۲ دسمبر کو دو بجے شب کے ڈاکو آپڑے اور سٹیشن ماسٹر اور دو قلیوں کو مجروح کر کے بارہ ہزار روپیہ آہنی صندوقوں سے اڑا لے گئے۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے +

پریزیڈنٹ روزولٹ چین کو ہمدردی انسانی سے جنگ باکسران کے تاوان سے نجات دینا چاہتے ہیں کہ امریکہ کو زر تاوان کی معافی کے علاوہ اہل چین کی اعانت اور چینی طلبا کی امریکہ میں حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔ مسٹر موصوف نے جاپان سے امریکن تعلقات عمدہ بیان کئے اور ۱۹۱۲ء کی نمائش کا ذکر کیا جو جاپان منعقد کرنیوالا ہے اس میں اہل امریکہ کو شرکت کی طرف توجہ دلائی +

فصلوں سے متعلق حضور ویسرائے نے ۲ دسمبر کو بذریعہ تار سکرٹری آف سٹیٹ ہند کو جو رپورٹ بھیجی ہے وہ یہ ہے کہ مدراس میں اچھی بارش ہو گئی۔ برہما میں خفیف سا مینہ برسا۔ لیکن موسم بہار کی فصلوں کے لئے ہر جگہ مزید باران رحمت کی ضرورت ہے۔ ممالک متحدہ کے چار اضلاع میں چار ہزار آٹھ سو اشخاص قحط کے امتحانی کاموں پر لگے ہوئے ہیں اب تک تکالیف قحط کی صرف چند علامات نمودار ہوئی ہیں لیکن نرخ غلہ بدستور گراں ہے +

مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے اطلاع دیتا ہے کہ سلطان نے مکہ سے عرفات تک ریلوے طیار کرنیکا حکم صادر فرمایا ہے اور آئندہ موسم حج سے پیشتر ہی مکہ مدینہ ریلوے لائن مکمل کر دیجائیگی +

پنجاب میں ہفتہ مختتمہ ۷ دسمبر کو طاعون سے ۲۷۹ اموات حسب ذیل اضلاع میں واقع ہوئیں۔ رہتک ۲۲۔ گوڑگانوہ ۲۔ دہلی ۲۔ کرنال ۵۴۔ انبالہ ۹۔ ہوشیارپور ۱۷۔ لدھیانہ ۹۔ فیروزپور ۳۔ منٹگمری ۲۔ لاہور ۱۱۔ گوجرانوالہ ۔ سیالکوٹ ۱۲۔ جہلم ۲۲۔ راولپنڈی جھنگ ۔ ملتان ۹۔ ریاست پٹیالہ ۱۔ جیند ۲۔ پچھلے سال اسی ہفتہ میں ۱۹۲ واقعہ ہوئی تھیں +

شیخ عبدالحق نو مسلم (پنڈت بشنداس) کے ہاتھ پر ۹ دسمبر کے روز ڈیرہ دون میں چار گھرانے معہ اپنے بال بچوں کے مشرف باسلام ہوئے۔ خدا استقامت بخشے +

[illegible]

مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادات

عالیجناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب دہلوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

"یہ مومیائی جو سب نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے۔" (اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی صفحہ کالم ۱)

جناب عبدالصمد صاحب جہاں آباد سے تحریر فرماتے ہیں

[illegible]

منگوایا کرونگا۔ الحمدللہ کہ آپکی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی اس لئے ایفاء وعدہ مجھپر فرض ہوا۔ آپ مہربانی سے آٹھ روپے کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں۔

ایک صاحب مئو ناتھ بھنجن سے لکھتے ہیں

ڈبیہ مومیائی اور بھیجدیں میں آپکا پرانا خریدار ہوں گا۔

مومیائی کے مختصر فوائد

مقوی باہ۔ مولد خون۔ مقوی دماغ۔ درد کمر۔ جریان منی۔ ابتدائی سل ودق کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے۔ نوجوان۔ بوڑھے۔ بچے اور عورت سب کیلئے یکساں مفید ہے۔ قیمت فی چھٹانک للعہ۔ آدھ پاؤ سے

برقی ست

اس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک برقی روغن کی جسکو استعمال بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی ست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے دوسری روغن طلا کی جسکی مالش سے عضو مخصوص میں بطری پیدا ہوجاتی ہے اور خون کا دورہ ہوکر مرض کا ہمیشہ کیلئے قلع قمع ہوجاتا ہے اور تیسری شیشی خوراکیہ دوائی ہے

المشتہر

مینیجر ذی میڈیکل ایجنسی امرتسر

کتبخانہ ثنائی امرتسر

تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہند کے مختلف حصوں میں یہ قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے منقش ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں۔ یہ سب کہ بائیدو شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک براہین دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف [illegible] بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہیں۔ کل تفسیر [illegible] سورت [illegible] شائع ہوچکی ہے۔

[illegible]

جلد دوم سورہ آل عمران و نساء ۶ع

جلد سوم سورہ مائدہ سے تا اعراف ۶ع

جلد چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ۶ع

جلد پنجم تا سورہ فرقان

الہامی کتاب

وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ [illegible] کے الہامی ہونیکا مکمل ثبوت۔ قیمت ۱؍

تعلیم الاسلام مکمل

مہاشہ دہرمپال ڈوآریہ کی تہذیب الاسلام کی چاروں جلدوں کا نہایت معقول و مدلل جواب۔ قیمت عہ

ترک اسلام

مہاشہ دہرمپال کے ترک اسلام کا نہایت معقول و مدلل جواب۔ قیمت ۶؍

مشتہر

مینیجر اہلحدیث امرتسر۔ کٹرہ سفید

ثنائی برقی مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

SONDRA

ahmadimuslim.de